151187 ـ خاوند اور گھر والوں کی لاعلمی میں اجازت کے بغیر بیوی اپنا ذاتی اور قیمتی مال صدقہ کر سکتی ہے

سوال

میرے پاس قیمتی اشیاء ہیں جن میں سے کچھ صدقہ کرنا چاہتی ہوں، لیکن مجھے اپنے گھر والوں اور خاوند کی جانب سے خطرہ ہے کہ وہ مجھے باتیں کریں گے، میں نے خفیہ طور پر صدقہ کرنے کا بھی سوچا لیکن مجھے خدشہ ہے کہ جب وہ مجھے پوچھیں گے تو میرے لیےمشکلات پیدا ہوں گی.
کیونکہ وہ کہتےہیں کہ میں ابھی چھوٹی ہوں اور مال کی اہمیت نہیں جانتی اور نہ ہی مجھے اس میں تصرف کرنا آتا ہے خاص کر جب انہیں علم ہو گا کہ میں اپنی قیمتی چیز صدقہ کر دی ہے تو وہ اور بھی سٹپٹائیں گے.
میں یہ قیمتی چیز صدقہ کرنا چاہتی ہوں، اور مجھے کوئی سمجھ نہیں آ رہی کہ میں کیا کروں، کیا خفیہ طور پر صدقہ کر دوں جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا، یا آپ کوئی اس سلسلہ میں مجھے کوئی نصیحت کریں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب عورت بالغ اور عقلمند و رشد والی ہو تو دین اسلام اسے مستقل طور پر مالی ذمہ فراہم کرتا ہے، اگر وہ اپنےمال میں بہتر تصرف کرنا جانتی ہے تو اسے تصرف کرنےکا حق حاصل ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم اپنے میں سے یتیموں کو سدھارتے اور آزماتے رہو حتی کہ جب ان میں تم ہوشیاری اور حسن تدبیر پاؤ تو انہیں ان کے مال سونپ دو النساء (6).

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی صحیح بخاری میں فرماتے ہیں:

عورت کا اپنے خاوند یا مالك کے بغیر کسی دوسرے کو ہبہ کرنے جبکہ اسکا خاوند ہو تو اس وقت جائز ہے جب عورت بے وقوف نہ ہو، اور اگر بے وقوف ہے تو پھر جائز نہیں اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور تم بےوقوفوں کو اپنے مال مت دو .

انتہی.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتےہیں:

" جمہور علماء کرام کا قول بھی یہی ہے، لیکن طاؤس نے مخالفت کرتے ہوئے مطلقا منع کیا ہے، اور امام مالك رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ خاوند کی اجازت کے بغیر ایك تہائی سے زائد دینا جائز نہیں ہے چاہے وہ عقل و رشد والی بھی ہو، اور لیث رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: قلیل سی چیز کے علاوہ مطلقا جائز نہیں، جمہور علماء کے کتاب و سنت سے بہت سارے دلائل ہیں " انتہی

امام بخاری اور مسلم رحمہ اللہ نے میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ:

" انہوں نے ولیدہ کو آزاد کیا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ لی، جب ان کی باری آئی جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس رات بسرکرتےتھے تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے اپنی لونڈی آزاد کر دی ہے؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے واقعی ایسا کیا ہے ؟

تو انہوں نے عرض کیا: جی ہاں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

" اگر تم اپنے ماموؤں کو دیتی تو یہ تمہارے لیے زیادہ اجروثواب کا باعث تھا "

حدیث نمبر (2592) صحیح مسلم حدیث نمبر (999).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس میں خاوند کی اجازت کے بغیر اپنا مال صدقہ کرنے کا جواز پایا جاتا ہے " انتہی

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" خرقی رحمہ اللہ کی کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ: ہوشیاء اور عقل و رشد رکھنے والی عورت کو اپنے مال میں تصرف کرنے کا حق حاصل ہے، چاہے وہ صدقہ کرے یا عوض میں دے "

امام احمد رحمہ اللہ سے ایك روایت یہی ہے، اور امام ابو حنیفہ اور اما شافعی اور ابن منذر رحمہم اللہ کا مسلك بھی یہی ہے.

اور امام احمد كى دوسرى روايت يہ ہے كہ: عورت كو ايك تہائى سے زيادہ ميں خاوند كى اجازت كے بغير تصرف كرنے كا حاصل نہيں ہے، اور اما مالك كا بھى يہى قول ہے.

ہمارى دليل اللہ سبحانہ و تعالى كا يہ فرمان ہے:

اور اگر تم ان ميں رشد و ہوشيارى ديكھو ت وانہيں ان كا مال سونپ دو .

اور يہ ان كے تصرف كو ميں ركاوٹ ختم كرنے كا ظاہرى حكم ہے، اور انہيں تصرف كرنے كا مطلقا بيان ہے، اور پھر يہ بھى ثابت ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اے عورتوں كى جماعت صدقہ كيا كرو، چاہے اپنے زيور ميں سے ہى "

صحيح بخارى حديث نمبر (1466) صحيح مسلم حديث نمبر (1000).

اور پھر صحابيات نے صدقہ بھى كيا ليكن نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے نہ تو اس كى كوئى تفصيل معلوم كى اور نہ ہى سوال كيا.

عبد اللہ رضى اللہ تعالى عنہ كى بيوى زينب اور ايك دوسرى عورت جس كا نام بھى زينب ہى تھا نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے صدقہ كرنے كے بارہ ميں دريافت كرنے آئيں كہ آيا ان كا اپنے خاوندوں اور يتيم بچوں پر صدقہ كرنا جائز ہے ؟ تو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: جى ہاں "

صحيح بخارى حديث نمبر (1462) صحيح مسلم حديث نمبر (1000).

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ان عورتوں كے ليے تو يہ شرط ذكر نہيں كى..... اور اس ليے بھى كہ عورت اہل تصرف ميں شامل ہوتى ہے، اور بيوى كے مال ميں خاوند كا كوئى حق نہيں ہے، اس ليے وہ اسے اپنے سارے مال ميں تصرف كرنے سے نہيں روك سكتا اور اس پر پابندى نہيں لگا سكتا " انتہى

ديكھيں: المغنى (9 / 399 - 400).

ليكن اگر عورت يہ سمجھے كہ خاوند كى اجازت كے بغير ايسا كرنے سے مشكلات پيدا ہونگى، اور خاص كر جب عورت اپنا قيمتى مال صدقہ كرنے كا عزم ركھتى ہو تو پھر اسے نرم رويہ كے ساتھ خاوند سے اجازت لينى چاہيے، اور اس ميں اسے شرعى حكم بھى بيان كرنا چاہيے كہ اسے حق حاصل ہے كہ وہ اپنے مال ميں سے جو چاہے صدقہ كر سكتى ہے؛ اسے اجازت لينى چاہيے تا كہ خاوند اور بيوى ميں حسن معاشرت قائم رہے اور مشكلات پيدا نہ ہوں.

ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ عورت کی رائے سے خاوند کی رائے زیادہ صحیح اور افضل ہو، اس لیے آپس میں مشورہ کرنا بہتر اور افضل ہے.

امام نسائی رحمہ اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: کونسی عورتیں بہتر ہیں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب خاوند اسے دیکھے تو وہ اسے خوش کر دے، اور جب اسے حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے، اور نہ تو اپنے نفس اور نہ ہی اپنے مال میں اس کی مخالفت کرے جسے وہ ناپسند کرتا ہو "

سنن نسائی حدیث نمبر (3231) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

واللہ اعلم .